رشتہ

ڈاکٹر وسیم صدیقی
10/8th Road North
Ahmadi - 61008
Kuwait

نگار سوچتی تھی خوبصورتی کتنی نعمت ہے اور کبھی کبھی زحمت بھی۔ ابھی انٹر میں پڑھ رہی تھی اور اس کے رشتے آنا شروع ہو گئے تھے۔ چچا زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد سب ہی کے۔ اس کے سب ہی کزنس میں اسے پانے کے لیے ایک مقابلہ تھا۔ اسے اب ان رشتوں سے ایک الجھن سی ہونے لگی تھی۔ اُس نے انٹر کرلیا اور یونیورسٹی میں داخلہ ہو گیا۔ پہلے ہی دن انگلش کا لکچرر امجد اس پر کسی جن کی طرح عاشق ہو گیا۔ خاندان کے لڑکوں کے وار سے تو وہ بچ گئی تھی لیکن اس کے وار سے نہیں بچ پائی۔

اس دوران اس کا ایک اور رشتہ آ گیا لڑکے نے انجینئرنگ اور MBA کیا تھا اور جدہ میں کسی بڑی فرم میں Technical Advisor تھا۔ انڈیا شادی کرنے کے لیے آیا ہوا تھا۔ نگار کو رکشہ پر بیٹھ کر یونیورسٹی سے گھر واپس جاتے دیکھا تو کسی مقناطیس کی طرح کھنچا ہوا اس کا گھر دیکھ آیا۔ خاندان وغیرہ کے بارے میں پتہ کیا گیا اور دوسرے دن اس کی والدہ اور بہن نگار کے گھر رشتہ لے کر پہنچ گئیں۔ اچھا اسمارٹ لڑکا، اچھا خاندان اچھی نوکری اور کیا چاہیے۔ لیکن نگار پر تو امجد کے پیار کا سرور تھا اس نے سعودی عرب والے رشتہ سے صاف انکار کر دیا تھا۔ اور وہ بے چارہ افسردہ سعودی عرب واپس چلا گیا۔ اور نگار کی امجد سے شادی ہو گئی۔

امجد کو جدہ یونیورسٹی میں انگریزی کی لکچررشپ آفر ہوئی تو نگار بہت خوش ہوئی۔ امجد نے جدہ یونیورسٹی جوائن کر لی تھی اور کچھ مہینوں میں نگار کی ویزا وغیرہ کی کاروائی مکمل ہوئی تو وہ بھی امجد کے پاس جدہ چلی گئی امجد کا دو کمروں کا اپارٹمنٹ اُسے بہت چھوٹا لگا۔ اس گھر میں آنگن برامدہ تو ہے ہی نہیں اس نے معصوم سا سوال کر دیا تھا۔ امجد اس کے سوال کو Sportingly نہیں لے پایا اور اس نے بہت رکھائی سے نگار سے کہا تھا اب تم ایسے ہی چھوٹے سے گھر میں رہنے کی عادت ڈال لو۔ یہاں ہندوستان کی طرح بڑا سا مکان نہیں ملے گا۔

آج امجد اور نگار کی اشرف واحد کے گھر دعوت تھی۔ اشرف واحد بہت سالوں سے سعودی عرب میں رہتے تھے اور لکھنو میں امجد کے پڑوسی بھی۔ جب امجد اور نگار ان کے گھر پہنچے تو اشرف واحد نے نگار کو دیکھا تو ایک گہری سانس لے کر دھم سے صوفے پر بیٹھ گئے۔ یہ تو وہی لڑکی ہے جسے رکشہ پر بیٹھا دیکھ کر وہ اس پر عاشق ہو گئے تھے۔ وہاں لکھنو میں تو انہوں نے اس لڑکی کو دور ہی سے رکشہ پر بیٹھا دیکھا تھا۔ یہاں وہ اُن کے بالکل سامنے سوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔ بلا کی حسین وہ امجد کی قسمت پر رشک کرنے لگے۔ اور نگار اشرف واحد کے گھر کی چکاچوند میں گم تھی۔ بڑا سا شاندار گھر بہت خوبصورتی سے سجایا گیا ہے بڑے بڑے کمرے خوبصورت Painting سے آویزاں۔

باہر خوبصورت لان جس میں دھیمی دھیمی سی گارڈن لائٹس پورے گھر کی فضا بہت رومانٹک تھی۔ اشرف واحد کی پرسنالٹی بھی بہت شاندار تھی انہوں نے کئی Families کو بلایا ہوا تھا اور ان کے ہلکے پھلکے لطیفوں سے پوری محفل لالہ زار بنی ہوئی تھی۔ نگار بھی ان کے کسی لطیفے پر اپنی

ہنسی نہیں روک سکی تھی اور بے تحاشہ ہنسی تھی۔ جس پر امجد کو اس کے کان میں دھیرے سے کہنا پڑ گیا تھا۔ کنٹرول یار۔

نگار اور امجد اپنے گھر واپس آ گئے تھے۔ اشرف واحد کے گھر سے واپس آنے کے بعد نگار کو اپنا گھر کچھ اور زیادہ ہی خراب لگنے لگا چھوٹے چھوٹے کمرے معمولی سا فرنیچر، یہ آدمی اتنا مالدار، کتنا ہینڈسم اس کی اب تک شادی کیوں نہیں ہوئی۔ نگار نے امجد سے ڈائرکٹ سوال کیا تھا۔ دیکھو مجھے تم کو ایسے ہینڈسم کہنے پر اعتراض ہے۔ امجد نے برا ماننے کے انداز میں کہا اور نگار ہنسنے لگی۔ یہ کمبخت واحد ہے ہی لیڈی کلر۔ امجد بڑبڑایا تھا۔

امجد کو جدہ میں رہتے ہوئے تین سال پورے ہونے والے تھے وہ لکھنو یونیورسٹی سے تین سال کی چھٹی لے کر آیا تھا اور اب سوچ رہا تھا کہ لکھنؤ یونیورسٹی میں اپنا Resignation بھیج دے جدہ اسے بہت اچھا لگا تھا۔ اس بیچ اشرف واحد کے گھر ان کا بہت آنا جانا رہا۔ آج بھی ان لوگوں کی اشرف واحد کے گھر دعوت تھی اور صرف انہی لوگوں کی اور کوئی دوسری فیملی نہیں Invited تھی۔ کھانا کھانے کے بعد وہ سب لاونج میں بیٹھے گپ شپ کر رہے تھے۔ ہندوستان اور آسٹریلیا کی کرکٹ سیریز چل رہی تھی اس لیے کرکٹ کی ہی باتیں ہو رہی تھیں۔ امجد کو کرکٹ سے زیادہ دلچسپی نہیں تھی اس لیے وہ زیادہ تر خاموش تھے لیکن نگار کو کرکٹ سے بہت دلچسپی تھی اس لیے اس کی اور اشرف واحد کی اچھی گفتگو ہو رہی تھی۔ کرکٹ کے سارے رکارڈس نگار کے Tips پر تھے۔ اچھا اب کرکٹ کے علاوہ بھی کچھ اور باتیں ہو جائیں امجد نے کہا وہ اپنے کو تھوڑا سا الگ تھلگ محسوس کرنے لگا تھا۔ اور کیا باتیں ہوں آپ نے کبھی اشرف صاحب سے نہیں پوچھا کہ انہوں نے ابھی تک شادی کیوں نہیں کی نگار نے امجد سے کہا۔ آپ مجھے بیچ میں کیوں لا رہی ہیں آپ خود اشرف سے ڈائرکٹ پوچھ لیجئے نگار اب اشرف واحد کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اسے محسوس ہوا کہ اشرف کچھ بے چین سے نظر آ رہے ہیں اور اس کو عجیب نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ پھر وہ ایک دم ہنسنے لگے اور بولے پوری زندگی میں صرف ایک لڑکی پسند آئی تھی اس کے گھر رشتہ دیا لڑکی نے انکار کر دیا بس یہی بہت مختصر سی کہانی ہے۔

وہ دونوں اپنے گھر واپس آ گئے تھے۔ نگار کہہ رہی تھی وہ کوئی پاگل ہی لڑکی رہی ہوگی جس نے اتنے اچھے رشتہ سے انکار کر دیا۔ بھلا بتایئے کیا کمی ہے اس انسان میں۔

ہاں نگار تم ٹھیک کہہ رہی ہو وہ لڑکی پاگل ہی تھی اور مجھے پاگل لڑکیاں پسند ہیں اس لیے میں نے اس سے شادی کر لی۔ کیا مطلب تمہارا مطلب یہ کہ تم جو مجھ سے اکثر اپنے سعودی عرب والے رشتہ کی بات کرتی ہو جو تم نے انکار کر دیا تھا وہ یہی اشرف واحد تھے۔ اور نگار اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ پائی۔

رات زیادہ ہو گئی تھی۔ امجد محسوس کر رہا تھا کہ نگار بار بار کروٹیں بدل رہی ہے۔ کیا نیند نہیں آ رہی ہے ہاں اس نے مختصر سا جواب دیا تھا۔ امجد سوچنے لگا یہ بات اسے نگار سے نہیں بتانا چاہیے تھی۔ ہو سکتا ہے اسے پچھتاوا ہو رہا ہو۔ اس کا اور اشرف واحد کا کوئی مقابلہ نہیں۔ کہیں وہ اسے چھوڑ دھوکا بے وفائی، نہیں وہ اس سے زیادہ نہیں سوچنا چاہتا تھا، نگار اب اٹھ کر بیٹھ گئی اور امجد سے بولی امجد تم سے ایک گزارش ہے مجھ سے اب اس چھوٹے سے مکان میں نہیں رہا جاتا پلیز میری بات مان جاؤ۔ امجد سوچنے لگا اب بم پھٹنے والا ہے۔ یہ علاحدہ ہونا چاہ رہی ہے۔ اسے پورا اندازہ تھا اشرف واحد اب بھی دوڑا دوڑا نگار سے شادی کر لے گا۔ کیا چاہتی ہو تم اس نے بہت رکھائی سے نگار سے پوچھا تھا۔ میں نے تم سے کہا تھا نہ کہ مجھ سے اب اس چھوٹے سے مکان میں نہیں رہا جاتا۔ پلیز لکھنو واپس چلئے چلو وہاں ہم لوگوں کا مکان اس سے کہیں زیادہ بڑا ہے۔ امجد نے اطمینان کی سانس لی تھی۔ ٹھیک ہے ڈارلنگ ہم لوگ ہندوستان واپس چلیں گے۔

......☆......